بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: پنجشنبہ ★ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۱ وفا ۱۳۳۴ ہش | ۲۱ جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوب گرامی

انگلستان آکر پہلے طبیعت ناساز ہوگئی تھی مگر اب آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے الحمد للہ

ایک تازہ رؤیا

ربوہ ۲۰ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم ایڈیٹر الفضل کے نام مندرجہ ذیل مکتوب گرامی برائے اشاعت تحریر فرمایا ہے۔ جو آج بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے:-

لنڈن ۱۴ جولائی ۱۹۵۵ء۔ مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انگلستان آکر پہلے طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ اب ٹھیک ہو رہی ہے۔ مگر شدید نزلہ اور کھانسی جو شروع ہوئے تھے۔ ابھی تک جاری ہیں۔ گو کچھ کمی کی طرف مائل ہیں۔ شکر ہے کہ کچھ دیسی دوائیں جن سے مجھے فائدہ ہوتا تھا۔ لنڈن میں مجھے مل گئیں اور کچھ نزلہ اور کھانسی کے جوشاندے خدمت خلق سے کرا اختر صاحب نے لنڈن بھجوا دیئے ہیں۔ ابھی ملے نہیں۔ ملینگے تو ان کا استعمال کرینگے۔ آج تیرہ اور چودہ جولائی کے درمیان میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ گرم کرنے کی انگیٹھی ہے۔ جیسی کہ ہندوستان میں مکانوں میں ہوتی ہے۔ صاف ہے۔ دیر سے اس میں آگ نہیں جلی اور اس کو صاف کر لیا گیا ہے۔ شاید یہ مطلب ہے کہ ہندوستان میں آج کل سخت گرمی ہے اور چھ مہینے سے وہاں انگیٹھیوں میں آگ نہیں جلتی اس انگیٹھی پر میرا کوئی پوتا یا نواسہ پیٹ کے بل لیٹا ہوا ہے۔ میں نے اپنے کسی بچہ کا بچہ اسے سمجھا اور اسے آواز دی کہ ادھر آؤ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ یہ بچہ تو ابھی بہت چھوٹا ہے یہ جواب کس طرح دے گا اور آئے گا کس طرح۔ پھر معاً خیال آیا کہ یہ میرے لڑکے انور احمد کا بچہ احسن احمد ہے۔ میری آواز سنکر اس نے اپنی ٹانگیں ٹیڑھی کر کے زمین پر رکھ لیں اور پھر میرے پاس آگیا اور میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ شاید اس خواب کی یہ تعبیر ہو کہ میرے کسی اور بچہ کے ہاں لڑکا ہو۔ یا احسن کے لفظ سے یہ تعبیر ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت بخشے اور یہ اس کے فضل سے بعید نہیں ہے۔ والسلام

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی حال لنڈن ۱۴/۷/۵۵

اللہ تعالیٰ مبلغین اسلام کے لئے غیب سے فتح و نصرت کے سامان پیدا فرمایا کرتا ہے

حضرت مولانا راجیکی صاحب

مشرقی افریقہ اور نائیجیریا جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں عصرانہ

ربوہ ۲۰ جولائی۔ کل بعد دوپہر ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا راجیکی صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل کرتے ہوئے محض اس کی رضا کی خاطر تبلیغ اسلام کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر ہماری تائید فرمائے گا۔ اور معجزانہ طور پر اپنی نصرت اور مدد کے دروازے کھول دے گا۔ آپ نے فرمایا میں یونہی نہیں کہہ رہا۔ بلکہ اپنی عمر بھر کے تجربہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ باوجود انتہائی ناساعد حالات کے مبلغین اسلام کے لئے غیب سے فتح و نصرت کے سامان فرما دیا کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس پر کامل ایمان اور توکل کیا جائے۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب نے یہ تقریر اس استقبالیہ تقریب میں فرمائی۔ جو وکالت تبشیر کی طرف سے مشرقی افریقہ جانے والے مبلغین مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر بی۔ اے اور مکرم حافظ بشیر الدین صاحب اور نائیجیریا جانے والے مبلغ مکرم نصیر الدین احمد صاحب بی ایس سی کے اعزاز میں آج بعد دوپہر دی گئی۔ اس تقریب میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شریک ہوئے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بی۔ اے نے وکالت تبشیر کی طرف سے تینوں مبلغین کو الوداع کہا۔

بعد ازاں تینوں مبلغین نے مختصر تقریریں کیں اور احباب سے درخواست دعا کی۔ آخر میں حضرت مولانا راجیکی صاحب نے بحیثیت صدر تقریر فرمائی اختتامی دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ (سٹاف رپورٹر)

مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر مبلغ اسلام ۲۱ جولائی کو مشرقی افریقہ روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۲۰ جولائی۔ مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر بی اے کل مورخہ ۲۱ جولائی بمع پنجاب ایکسپریس کے ذریعہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لاکر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

سید قاسم رضوی عنقریب رہا ہو جائیں گے؟

حیدرآباد دکن۔ ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ اتحاد المسلمین کے مشہور رہنما سید قاسم رضوی حیدرآباد سنٹرل جیل میں اپنی سزا کے دن پورے کر چکے ہیں۔ اور عنقریب رہا ہونے والے ہیں۔

قاسم رضوی کو پولیس ایکشن کے بعد ایک ڈکیتی کے الزام میں سات سال کی سزا دی گئی تھی۔ یہ مدت ختم ہو چکی ہے۔ لیکن بعض آئینی وجوہ کی بنا پر ان کی رہائی ابھی تک عمل میں نہیں آسکی۔ خیال ہے کہ انہیں جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔

جنیوا میں چار بڑوں کی کانفرنس کے موقع پر اسلام کا پیغام

ربوہ ۲۰ جولائی سوئٹزرلینڈ کے مبلغ اسلام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

”جنیوا میں چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کی کانفرنس کے موقع پر اسلام کا پیغام خاص طور پر طبع کرایا گیا اور لیڈروں اور نمائندگان میں تقسیم کیا گیا۔“

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۵ء

جنیوا کانفرنس

دنیا کے چار بڑوں وزیر اعظم روس وزیر اعظم برطانیہ۔ وزیر اعظم فرانس اور صدر امریکہ کے مابین جنیوا میں قیام امن کے امکانات پر غور کرنے کے لئے چوٹی کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی طرف تمام دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں کہ دیکھیں یہ فیلسوف کس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

نظریاتی لحاظ سے روس کا بڑا ایک طرف ہے۔ اور باقی تین بڑے دوسری طرف ہیں۔ گزشتہ عالمگیر جنگ میں یہ چاروں بڑے ملک جن کو اتحادی کہا جاتا ہے ایک ہی طرف تھے۔ اور جرمنی جاپان وغیرہ جن کو محوری طاقتیں کہا جاتا ہے دوسری طرف تھے۔ محوری طاقتوں کی شکست فاش کی وجہ سے نظریاتی پہلو پھر غالب آگیا ہے۔ اور مال غنیمت کی تقسیم بھی ایک ثانوی سبب ہوا ہے کہ روس اور امریکہ کے درمیان سرد جنگ شروع ہو گئی۔

برطانیہ اور فرانس جنگ کے بعد نہایت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر برطانیہ کی پالیسی کی وجہ سے امریکہ کے مقابلہ میں خاصکر برطانیہ نے از سر نو فائق پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ اور اسی پالیسی کے نتیجہ میں فرانس بھی جو حقیقت میں اب پہلے کی نسبت بہت کمزور ملک ہے چار بڑوں میں شامل ہے۔ انجمن اقوام متحدہ کا پانچواں بڑا ملک چین اشتراکیت کے غلبے اور روس کا ساتھی ہونے اور کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی فائق پوزیشن کھو بیٹھا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس موجودہ چینی حکومت کو انجمن اقوام متحدہ میں داخل نہ کرنے میں ابھی تک کامیاب ہیں۔

جہاں تک ان بیانات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جو چار بڑوں نے جنیوا کانفرنس کے تعلق میں پچھلے دنوں دیئے ہیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے بظاہر آثار اچھے نظر آتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانفرنس میں حصہ لینے والے تمام فریق صدق دلی سے قیام امن کے خواہاں ہیں۔

اس کانفرنس میں جہاں ممکن ہے قیام امن کے لئے اصولی باتوں پر بھی کچھ بات چیت ہو۔ لیکن زیادہ تر یہی نظر آتا ہے۔ کہ بعض مسائل جو دوسری عالمگیر جنگ کے بعد فریقین میں وجہ تنازعہ بنے ہوئے ہیں۔ ان پر ابتدائی غور کیا جائے گا۔ مثلاً جرمنی اور جاپان کے مسائل کہ انہیں کس طرح آزادی کے ساتھ تیسری عالمگیر جنگ کا آغاز کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ دوسرا اہم اور قابل غور سوال شاید جنگی اسلحہ کے متعلق ہوگا۔ کہ ان پر کیا اور کہاں تک پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ

یہ تمام سوالات بے شک نہایت اہم ہیں۔ مگر اہمیت کی وجہ سے نہایت ٹیڑھے بھی ہیں۔ اور اگر سرد جنگ کے درمیان امریکہ اور روس کے رجحانات کو مدنظر رکھا جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ ایک ذرا سی بات پر تعطل پیدا ہو جائے۔ اور جو کانفرنس اتنی آرزوؤں اور انتظار کے بعد عالمگیر جنگ کے بعد دس سال کے عرصہ میں پہلی دفعہ منعقد ہوئی ہے ممکن ہے کہ پھر تیسری عالمگیر جنگ تک اس کا اعادہ نہ ہو سکے۔

مغربی اقوام نے پچھلی چند صدیوں سے جو حرص و ہوا اور کمزور اقوام و ممالک کی لوٹ کھسوٹ سے زیادہ سے زیادہ طاقت جمع کرنے کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور آج جو بڑی اقوام کہلاتی ہیں اگر اس سے اندازہ لگایا جائے۔ تو جنیوا کانفرنس کے نتائج کوئی اتنے مفید نکلنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اس کی وجہ صاف ہے کہ جس طرح افراد میں مادی فوائد کی بناء پر تنازعات پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح اقوام میں بھی مادی فوائد ہی پیش نظر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک فریق صلح کی باتوں میں بھی یہی کوشش کرتا ہے کہ اس کے دعاوی اور مطالبات ہی کامیاب ہوں۔

یہ درست ہے کہ جو چار بڑے جنیوا کانفرنس میں جمع ہوئے ہیں۔ وہ دل سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔ مگر اس خلوص کے پس پردہ فریقین کی جو حقیقی خواہشات ہیں وہ بھی صاف صاف جھلک رہی ہیں۔ اور ہر غور کرنے والا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب تک انسانوں اور اقوام کو مادی مفادات الگ کئے رہیں گے۔ خود غرضی اور حرص و ہوا کے نتائج کو پیدا ہونے سے بچا رکھنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔

یہ چار بڑے دنیا کی تباہی کے خوف سے قیام امن کے امکانات پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یہ خوف واقعی ایک مخلص خوف ہے۔ اور جہاں تک عارضی امن کا تعلق ہے بہت ممکن ہے کہ یہ بزرگ کوئی ایسی باتیں طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جو سب

کو قبول ہوں۔ اور موجودہ مادہ پرستی کے دور میں یہ بھی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اسی نقطہ نظر سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے عالمی اخوت کی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"دنیا کی اقتصادی۔ فنی۔ معاشرتی اور سیاسی بہبودی کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام اقوام عالم میں باہمی تعاون اور ہمدردی کا جذبہ ترقی کرے۔ آپ نے فرمایا سائنس کی ترقی اور دیگر بدلے ہوئے حالات نے دنیا کی تمام اقوام کو باہم مربوط کر دیا ہے۔ کسی قوم کے لئے الگ تھلگ رہنا یا عالمی حالات سے متاثر نہ ہونا ناممکن ہے۔ ان حالات میں دنیا کی ترقی امن اور خوشحالی کے لئے کسی ایک یا چند ایک اقوام کی سعی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلے میں تعاون اور ہمدردی کا ایک عالمی جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہوا۔ اور طاقت کے ذریعہ اپنی بات منوانے کی کوشش کی گئی تو اس کا نتیجہ پوری دنیا کے لئے حد درجہ خطرناک اور مہلک ثابت ہوگا۔"

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۵۵ء)

دنیا اور خاصکر دنیا کی برسر آوردہ اقوام کی موجودہ مادہ پرستانہ ذہنیت کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو جو باتیں چوہدری صاحب نے فرمائی ہیں ہمیں یقین نہیں۔ کہ یہ اقوام حقیقی طور پر ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔ ویسے زبانی دعاوی تو کرتی ہیں۔ ہمدردی کا عالمگیر جذبہ اس وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ہم مادہ پرستی سے بلند ہو کر اخلاقی اقدار کو اپنائیں۔ اور اخلاقی اقدار اسی وقت اپنائی جا سکتی ہیں۔ جب ہمارے دلوں میں روحانیت زندہ ہو۔ جس کی بناء ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت پر ہے۔

آنچہ بدستور بر عالم ہویدا کردہ

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

اے شہ والا ہمم از خود شناسا کردہ
چوں خورِ تاباں منور جملہ دنیا کردہ

فطرت از دستِ قدرت آنچناں شناخت نمود
آنچہ بدستور بر عالم ہویدا کردہ

ہر رسولے قوم خود را از خدا آگاہ کرد
تو ہمہ اقوام عالم را شناسا کردہ

عالماں از کجروی ہفتاد و دو[۲] ملت نمود
آفریں بر ہمت جملہ بیک جا کردہ

جملہ اقوام جہاں بودند دور از اتحاد
متحد باشند از تو چوں ندا ہا کردہ

مقتدا ہست اندر جہاں با ظلِ حق ظلِ ہما ست
بلکہ بہ از صد ہما ظلِ افاضہ کردہ

چوں شدی نائب بظلِ رحمۃ للعالمین
از پئے جملہ خلائق خوانِ یغما کردہ

یاد دارد ہر دلِ ممنون آں لطف و کرم
بارہا از دستِ رحمت چوں عطا ہا کردہ

در جہاں شور است ہر سو آمدہ دورِ جدید
انقلابِ دہر و عالم را چو برپا کردہ

دائماً بر لوحِ عالم ثبت مانند نقشِ پاک
از برائے دین چوں کارے بدنیا کردہ

اے خدا با عمر و صحت جانِ پاکش را تو از
چوں سپر زش کارہائے دینِ احیفے کردہ

قلب عشاق از فراقش مے طپید شام و سحر
از ترحم کن مداوا چوں مداوا کردہ

قدسیا آں دامنِ اقدس بیا محکم بگیر
زادِ خود از حبِ پاکاں چوں مہیا کردہ

[۲] یعنی بعد مداوائے حضرت اقدس کہ باعث صحت شدہ عشاقِ حضرت اقدس را از دیدار ایشاں ہم مداوائے شفا بخش۔

انڈونیشیا میں ایشیائی افریقی کانفرنس کے موقعہ پر احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

ایک ہزار سے زیادہ اسلامی کتب کی تقسیم متعدد ممالک کے وزرا اور نمائندگان سے ملاقاتیں

بعض مسلم ممالک کے زعما کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا

(۱)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا ۱۹۵۴ء کے آخر میں colombo میں Bagor Powers کے وزرائے اعظم نے یہ فیصلہ کیا کہ اپریل کے آخر میں انڈونیشیا میں ایشیا اور افریقہ کے ممالک کی ایک مشترکہ کانفرنس متفرق۔ سیاسی۔ اقتصادی اور ثقافتی امور پر دوستانہ بحث اور گفتگو کرنے کے لئے منعقد کی جائے گی۔ اس غرض کے لئے مغربی جاوا کا خوبصورت اور پُر فضا شہر بانڈونگ چنا گیا۔ Sponsoring Nations کی طرف سے ۲۵ مختلف ممالک کو دعوت دی گئی۔ سوائے ایک کے سب نے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور اس طرح ۲۹ ممالک کے سینکڑوں نمائندے اس تاریخی کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے۔ کئی ایک ممالک کے وزرائے عظام شریک ہوئے۔ یہ کانفرنس Ministerial Level پر منعقد ہوئی۔ یعنی اگر کسی ملک کا سربراہ یا وزیر اعظم شریک نہ ہو سکے۔ تو کم از کم وفد کے لیڈر آئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ کسی نہ کسی وزارت پر متعین ہو یا اس کا Status وزیر کے Status کے برابر ہو۔

Delegats کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک سے سینکڑوں اخباری نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ جن میں سب سے زیادہ تعداد ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے Correspondents کی تھی۔

اس کانفرنس کی اہمیت کے پیش نظر آغاز سال میں ہی جناب رئیس التبلیغ صاحب کی طرف سے ضروری لٹریچر کیلئے لکھا گیا۔ چنانچہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی بناء پر وکالت تبشیر اور احمدیہ مشن ہائے امریکہ و انگلینڈ نے انگریزی زبان میں متعدد کتب بھجوائیں۔ وفد کے سربراہ کو دیباچہ قرآن کریم اور دیگر ضروری لٹریچر پیش کیا گیا۔ وفد کے دوسرے ممبران سلسلہ کی ۹۰ کتب پر مشتمل سیٹ پیش کئے گئے۔ اسی طرح اخباری نمائندوں کو ۴۰ کے قریب Sets تقسیم کئے گئے۔ کانفرنس ہال میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے حکومت کی طرف سے بہت کم اجازت نامے دیے گئے تھے۔ جناب رئیس التبلیغ سید شاہ محمد صاحب اور جناب ملک عزیز احمد صاحب کو کانفرنس میں شمولیت کی اجازت مل گئی تھی۔ انہوں نے نمائندگان میں کتب تقسیم کیں۔ اخباری نمائندوں میں جناب مولوی محمد زہدی صاحب مبلغ بانڈونگ نے کتب کی تقسیم کا کام کیا۔

جیسا کہ Inter National اور Semi Inter National کانفرنسوں میں دستور ہے یہاں بھی مختلف ممالک کی طرف سے Receptions دی گئیں۔ ان میں سے سعودی Delegation کی طرف سے دی گئی Reception سب سے زیادہ پُر تکلف اور شاندار تھی۔ اس Reception میں متعدد زعماء سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ مفتی اعظم فلسطین خاص طور پر تپاک سے اس Reception میں اور اس سے قبل بھی ملے۔ انہوں نے جماعت کی تبلیغی خدمات کو سراہا۔ اور جناب شاہ صاحب کے سوال کرنے پر بتایا کہ وہ حضرت اقدس سے ۱۹۲۴ء میں دمشق میں ملے تھے۔ سب سے پہلا Reception حکومت انڈونیشیا کے صدر و نائب صدر ڈاکٹر سوکارنو صاحب و ڈاکٹر محمد عطا صاحب کی طرف سے دیا گیا جس میں شاہ صاحب و ملک صاحب بھی مدعو تھے۔ ترکی کے لیڈر سے بھی گہرے دوستانہ لہجہ میں باتیں کیں۔ عراق کے لیڈر جناب جمالی صاحب نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق کہا He is my brother اور شاہ صاحب کو خاص طور پر ایک موقعہ پر اپنی جائے رہائش پر ساتھ لے گئے۔ اور ان کو کہا کہ محترم چوہدری صاحب کو میری طرف سے سلام پہونچا دیا جائے۔ کئی ایک مسلم زعماء نے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ اگر اس موقعہ پر چوہدری صاحب ہوتے تو مجلس کا رنگ بدل جاتا۔ سید محمود صاحب نائب وزیر خارجہ ہند نے حضرت اقدس کی صحت کے متعلق دریافت کی۔ آخری استقبالیہ دعوت آخری اجلاس کے بعد Sponsoring Nations (انڈونیشیا۔ پاکستان برما۔ سیلون اور انڈیا) کی طرف سے شامل ہونے والے ممالک کی تکریم کے لئے دی گئی۔ اس میں بھی متعدد Delegates اور زعماء سے باتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اکثر Leader Delegats نے کتب کے بھجوائے جانے کا شکریہ ادا کیا۔ یمن کے سیف الاسلام صاحب نے جناب ملک عزیز احمد صاحب سے دوران گفتگو میں کہا کہ ان کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا تبلیغی مساعی کی وجہ سے شکریہ ادا کریں۔

اس Reception میں بعض انڈونیشین کابینہ کے ممبر بھی شامل تھے۔ ان میں سے کئی ایک سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔

ان دنوں میں ہی پاکستانی صحافی وفد کے ایک رکن کو مسجد میں مدعو کیا گیا۔ کانفرنس کے ایام میں مختلف ممالک کے صحافیوں کی بھی ایک غیر رسمی میٹنگ منعقد ہوئی۔

ترکی وفد کے لیڈر ڈپٹی وزیر اعظم نے روانگی سے قبل جناب شاہ صاحب کی طرف ایک خط کے ذریعہ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اگر وقت ملتا۔ تو میں ضرور جاکرتا میں جماعت کے مرکز میں آکر ملاقات کرتا۔

بانڈونگ کا شہر ویسے ہی خوبصورت ہے لیکن کانفرنس کی آمد کے پیش نظر کئی ماہ قبل سے ہی شہر کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنانے کی کوشش کی گئی۔ خصوصاً اس علاقہ کو جو اس تاریخی اجتماع کا مرکز بننے والا تھا۔ چند ایک بڑے بڑے ہوٹلوں کو صرف کانفرنس کے لئے ریزرو کرایا گیا۔ اہم راستوں کی مرمت اور صفائی کی گئی۔ وغیرہ غرضکہ کانفرنس کے دنوں میں شہر کا مرکزی حصہ بڑا اچھا منظر پیش کر رہا تھا۔ بانڈونگ کے گردو نواح میں بعض خوبصورت مناظر سیر گاہیں بھی ہیں۔ قریباً ۱۵ میل کے فاصلہ پر آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جس کا نظارہ بہت ہی دلفریب ہے۔ سکوٹریٹ کی طرف سے مہمانوں کی سیر وغیرہ کے لئے ٹرینیں اور بسیں وغیرہ مہیا کی گئیں۔ (باقی در سلسلہ وکالت تبشیر)

درخواست دعا

میرے والد محترم الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آجکل انہیں علاج کی غرض سے دوبارہ لاہور لایا گیا ہے۔ سخت کمزور ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ لطف المنان

پتہ مطلوب ہے

مسمی غلام رسول صاحب جو جہلم میں دھوبی کا کام کرتے تھے کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو مہربانی کرکے امور عامہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم امور عامہ ربوہ)

قادیان میں قربانی کا انتظام

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق امسال بھی قادیان میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقوم دفتر ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی دی جاسکے۔ رقم عید سے کم از کم ایک ہفتہ پہلے دفتر ہذا میں ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔ ایک قربانی کی اوسط قیمت ۲۵ روپے مقرر کی جاتی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان بالآخرۃ کا فائدہ

اس لئے کہ آخرۃ کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے جس قدر ابرار۔ اخیار اور راستباز انسان دنیا میں ہو گذرے ہیں۔ جو رات کو اُٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے۔ اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے؟ نہیں یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جو روحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے۔ بہت سے انسان آپ نے دیکھے ہوں گے۔ جو تین یا چار بار دن میں کھاتے ہیں۔ اور خوب لذیذ اور مقوی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند ان پر غالب رہتی ہے۔ یہاں تک کہ نیند اور سستی سے بالکل مغلوب ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کو عشاء کی نماز بھی دوبھر اور مشکل عظیم معلوم دیتی ہے۔ چہ جائیکہ وہ تہجد گذار ہوں۔ (ملفوظات ص۵)

"اپنی کھالوں سے رہیں سارے مسلماں ہشیار"

ملتان کے ایک صاحب کریم بخش رند نے اخبارات میں مراسلہ چھپوایا ہے کہ "تسنیم" اور "نوائے پاکستان" عید قربان پر کھالیں حاصل کرنے کی خاطر باہم الجھ رہے ہیں۔ لہذا حکومت پاکستان کو چاہیئے وہ قربانی کی کھالیں خود اکٹھی کرے۔ تاکہ دو پارٹیوں کی کشمکش ختم ہو جائے۔

رند صاحب کا مشورہ تو نہایت معقول ہے۔ اگر فریقین محض کھالوں کے جھگڑے ہیں تو یہ جھگڑا کسی نہ کسی طرح ختم ہونا چاہیئے لیکن ہمارا خیال ہے حکومتوں کو کھالوں کے جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ متحارب جماعتیں اپنی اپنی کھالوں کا قضیہ خود نپٹا لیں یا قربانی کے بکروں ہی سے پوچھ لیا جائے کہ ان کی کھالیں کس جماعت کو دی جائیں۔

ہم نے حکومت کو کھالوں کے جھگڑے سے دور رہنے کا جو مشورہ دیا ہے اس میں بہت سی مصلحتیں پوشیدہ ہیں اول تو جونہی حکومت نے کھالیں جمع کرنے کا اعلان کیا دونوں جماعتیں حکومت کو اپنا حریف سمجھ کر اس پر پل پڑیں گی اور ہو سکتا ہے قربانی کے بکروں سے پہلے ہی حکومت کی کھال اتارنے کی کوشش کریں۔ لہذا حکومت کو کیا پڑی ہے کہ وہ خواہ مخواہ "آ بیل مجھے مار" کی کہاوت پر عمل پیرا ہو۔

کھالوں کے جھگڑے سے ہمیں وہ معزز مولوی یاد آ گئے جو مردوں کی تجہیز و تکفین پر ایک دوسرے کے خلاف فتووں کا مورچہ لگا بیٹھے تھے۔ کہتے ہیں ایک گاؤں میں دو مولوی رہتے تھے۔ جو باری باری مردوں کو غسل دیا کرتے تھے لوگ چونکہ غلطی سے ایک ہی مولوی کو بار بار بلا لیتے تھے۔ اسلئے ان دونوں کے درمیان اکثر نزاع رہتا تھا۔ ایک مرتبہ بات بڑھ گئی۔ نمبردار نے گاؤں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ کے مردے ایک مولوی صاحب کے سپرد کر دیئے۔ اور دوسرے حصہ کے مردے دوسرے مولوی صاحب کی تحویل میں دے دیئے اس کا فائدہ یہ ہوا کہ مولویوں کی باہمی جنگ ختم ہو گئی۔ اور کوئی مولوی اپنے علاقے کے علاوہ دوسرے علاقہ کے مردوں کو غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا قربانی کی کھالوں کے متعلق بھی اس قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا؟

اگر غور کیجئے! تو جھگڑا محض بکروں اور دنبوں کی کھالوں کا نہیں بلکہ ہمارے علمائے کرام دراصل مسلمانوں کی کھالیں اتارنے کی فکر میں ہیں۔ گذشتہ عید قربان پر جماعت اسلامی نے جگہ جگہ اشتہار چسپاں کر دئے تھے کہ اپنی کھالیں ہمیں دیجئے۔ اس مرتبہ دوسری جماعتیں بھی کود رہی ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو اپنی کھالوں کی حفاظت خود کرنی چاہیئے

اپنی کھالوں سے رہیں سارے مسلماں ہشیار

(ملت ۲۰ جولائی ۱۹۵۵ء)

دعائے مغفرت

حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ منشی عبدالکریم صاحب سابق مہتمم مہمان خانہ احمدیہ بٹالہ (والدہ عزیز عبدالمجید صاحب بندوق والے نیلہ گنبد لاہور) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ مورخہ ۱۵ جولائی کو بمقام لاہور ۶ بجے صبح بروز جمعہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کثرت سے پڑھا کرتی تھیں اور مختلف وقفہ اپنی اولاد سے بھی پڑھوا کر سنتی تھیں۔ جمعہ کے بعد جماعت لاہور کے اکثر احباب جنازہ میں شریک ہوئے۔ مرحومہ کو امانتاً لاہور میں دفنایا گیا۔ احباب سے گذارش ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار علی محمد بی اے بی ٹی از ربوہ)

مسلماں ہے اسیرِ امتیازِ ما و تو اب بھی

دلِ مرحوم میں باقی ہے تیری آرزو اب بھی
عزیز از جان و دل ہے یہ متاعِ جستجو اب بھی

ابھی ویرانۂ ہستی ترستا ہے بہاروں کو
مگر پیشِ نظر ہے آیتِ لاتقنطوا اب بھی

بدل ڈالا نظامِ زندگی تدبیرِ مجنوں نے
خرد ہے محوِ تقدیرِ جہانِ رنگ و بو اب بھی

علاجِ دردِ دل بجز وحشتِ صحرا نہیں کچھ بھی
گریباں ہے مرا آزادِ احسانِ رفو اب بھی

فغاں تسکینِ دل ہے بیکسی محبوب ہے مجھ کو
تصور میں مرے بستا ہے کوئی ماہرو اب بھی

یہی تفریق ہے جس نے کیا برباد قوموں کو
مسلماں ہے اسیرِ امتیازِ ما و تو اب بھی

مرا خونِ جگر جس نے جلا بخشی محبت کو
ٹپکتا ہے مرے زخمِ جگر سے وہ لہو اب بھی

سید وحید بیدوازی
از ربوہ

حج کی دعائیں

(۱)

(از مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض)

حج اسلام کے پانچ اساسی اور بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ چنانچہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

اول کلمۂ توحید کا اقرار کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

دوم:۔ نماز کو قائم کرنا۔

سوم۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا۔

چہارم بیت اللہ شریف کی زیارت یعنی حج کرنا۔

پنجم:۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا (بخاری ومسلم)

حج کے معنے قصد اور ارادہ کے ہیں۔ یہ لفظ شریعت اسلامیہ میں مخصوص طور پر بیت اللہ شریف کی زیارت کے معنوں میں مستعمل ہے۔ کیونکہ اکناف عالم سے فرزندانِ توحید دیوانہ وار اس پاک مقام پر عقیدت کے پھول نچھاور کرنے اور اس چشمۂ رواں سے اپنی روحانی تشنگی کو فرو کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ جو آج سے ٹھیک پونے چودہ سو برس قبل عرب کے ریگ زاروں میں حکمت الٰہی کے ماتحت پھوٹا حج کا فریضہ اللہ تعالےٰ نے بالدار اور ذی استطاعت لوگوں پر فرض قرار دیا ہے۔

"وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا" (القرآن)

ترجمہ:۔ یعنی لوگوں پر فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضاء وخوشنودی کے حصول کے لئے خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔ جن لوگوں کو اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو:

ایک حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو۔ جس سے وہ بیت اللہ شریف تک جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے۔ تو اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ (ترمذی)

اسلام کا یہ حکم وحدت اسلامی قائم کرنے اور مسلمانانِ عالم کو اخوت کی پاکیزہ لڑی میں پرونے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ یہی وہ دربار ہے۔ جہاں شاہ وگدا امیر وغریب ہر ملک ہر طبقہ اور ہر نسل کے لوگ ایک مقام ایک ہی لباس اور ایک ہی حالت میں نظر آتے ہیں۔ جہاں نہ قومی تفاخر دکھائی دیتا ہے۔ نہ طبقاتی کشمکش کا کوئی سوال رہتا ہے۔ بلکہ ہر جہار دانگ عالم سے لوگ صرف ایک ہی آرزو اور ایک ہی رنگ اور ایک ہی تڑپ اپنے قلوب کی گہرائیوں میں جاگزیں کئے حاضر ہوتے ہیں۔ کہ دیارِ حبیب میں پہنچنے کی سعادت حاصل کریں۔ اور خدا کے حضور پیہم التجاؤں سے اپنے دامنِ مراد کو بھر لیں۔

حج دراصل خدا کے پاک بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان پُرسوز نداؤں کا جواب ہے۔ جو اس نے آج سے ساڑھے چار ہزار برس پہلے بلند کی تھیں۔ کہ "اے خدا کے پرستارو۔ خدا کے گھر کی طرف آؤ۔ زمین کے ہر گوشے سے آؤ۔ خواہ پیدل آؤ۔ خواہ سواریوں پر آؤ۔" آج اسی کے جواب میں حرم پاک کا ہر راہرو پرشوق جذبہ سے سراپا خلوص بن کر یہ کہتا ہوا حاضر ہوتا ہے۔

"لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک"

یعنی میرے مولا میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی ساجھی اور شریک نہیں۔ میں صرف تیرے حکم پر سر تسلیم خم کئے حاضر ہوا ہوں۔ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ اور نعمتیں تیری ہیں۔ ملک تیرا ہے۔ کسی ایک چیز میں بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو منفرد ہے۔"

اس طرح گویا لبیک کی ہر صدائے پرخلوص کے ساتھ حاجی کا تعلق سچی اور خالص توحید کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ جو خدا کے پاکباز بندوں حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کے عہد سے چلی آتی ہے۔ اس صدا کے ساتھ ہر قدم جو بیت اللہ کی طرف اُٹھتا ہے۔ ایک نیا جوش نیا ولولہ اور ایک نیا جذبہ دل کی دنیا میں محشرستان پیدا کر دیتا ہے۔ ہر صبح جو طلوع ہوتی ہے۔ وہ لبیک کی روح نواز صدا کے ساتھ وصالِ الٰہی کا دلکش پیغام لاتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں تموج واضطراب کا ایک طوفان برپا کر دیتی ہے۔ اور حاجی مست وبے خود دیارِ حبیب کی جانب کشاں کشاں کھچا چلا جاتا ہے۔ نہ جانے کتنے ارمان اور کتنی پاکیزہ آرزوئیں اس کے رگ وپے میں کروٹیں لینے لگتی ہیں۔

جب اسے منزلِ محبوب کے نشان نظر آتے ہیں۔ تو وہ ایک گہری سوچ میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔ ساڑھے چار ہزار برس پیشتر کے دھندلے نقوش عالم تصور میں ہی اس کی آنکھوں میں پھر جاتے ہیں۔ اس کے جذبات میں ایک ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ غرض اس شان سے خدا کا عاشق اور اپنے رسول کا فدائی حرم پاک میں داخل ہوتا اور پھر اس اہم فریضہ کو ادا کرتا ہے۔ آئیے اس فرصت میں آپ کو ان دعاؤں سے روشناس کرائیں۔ جو عشاق منزلِ محبوب کے ہر نقش کو دیکھ کر پڑھتے ہیں۔ اور اپنی روح کی تشنگی کو فرو کرتے ہیں۔

طواف کی نیت

اللّٰھم انی ارید طواف بیتک فیسرہ لی وتقبلہ منّی سبعۃ اشواط للہ تعالےٰ عزّوجل۔ یعنی اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کے طواف کی نیت کرتا ہوں۔ ان سات چکروں کو جو محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ انہیں میری جانب سے قبول فرما۔

اس دعا کے بعد حاجی حجر اسود کے سامنے آجائے اور موقعہ ملے تو حجر اسود کو بوسہ بھی دے۔ اگر ہجوم کے باعث ایسا ممکن نہ ہو۔ تو وہیں کھڑے کھڑے کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے:۔

بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد یعنی اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو سب سے بڑا اور تمام تعریفیں اسی کے لئے زیبا ہیں۔

پھر دونوں ہاتھوں کو گرا دے۔ اور خانہ کعبہ کا پہلا چکر شروع کرے۔ اور ذیل کی دعا پڑھے:۔

پہلے چکر کی دعا

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم ایمانا بک وتصدیقا بکلماتک ووفاءً بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک وحبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ والفوز بالجنۃ والنجاۃ من النار۔

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ اور تمام تعریفیں اسی کے لئے زیبا ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی سب سے بڑا ہے۔ وہی گناہوں سے بچا سکتا ہے۔ اور وہی ہمیں عبادت اور اطاعت کی قوت عطا فرماتا ہے۔ جو بہت بڑا اور بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے برگزیدہ رسولؐ پر رحمت اور سلام نازل ہو۔

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکامات کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرنے کے لئے اور تیرے محبوب نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں خانہ کعبہ کا یہ طواف کرتا ہوں۔ اے میرے خدا میں تجھ سے بخشش اور سلامتی کا طلبگار ہوں۔ دین ودنیا اور آخرت میں دائمی درگذر چاہتا ہوں۔ اور جنت کے حاصل کرنے میں کامیابی اور دوزخ سے نجات کی التجا کرتا ہوں۔

اب حاجی رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دے۔ اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا پڑھے:۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العالمین۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب ہمیں دین ودنیا میں بھلائی اور بہتری عطا فرما۔ اور ہمیں دوزخ کی آگ سے نجات بخش۔ اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرما۔ اے غالب بخشنہار اور تمام عالموں کے پالنے والے

حاجی یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اسے بوسہ دے۔ اگر کثرت ازدحام کے باعث ایسا ممکن نہ ہو۔ تو وہیں کھڑے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے۔ (اسے اصطلاح میں استلام کرنا کہتے ہیں) اور بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دے۔ اور آگے بڑھے۔ اور دوسرے چکر کی دعا پڑھتے ہوئے دوسرا چکر شروع کرے۔

دوسرے چکر کی دعا

اللّٰھم ان ھذا البیت بیتک والحرم حرمک والامن امنک والعبد عبدک وانا عبدک وابن عبدک وھذا مقام العائذ بک من النار فحرم لحومنا وبشرتنا علی النار۔ اللّٰھم حبب الینا الایمان وزینہ فی قلوبنا وکرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین۔ اللّٰھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک اللّٰھم ارزقنی الجنۃ بغیر حساب۔

ترجمہ۔ اے میرے خدا بے شک یہ گھر تیرا ہے۔ اور یہ حرم بھی تیرا ہی ہے۔ اور یہاں کی امن وسلامتی تیرے ہی حکم کے ماتحت ہے۔ اور ہر بندہ تیرا بندہ ہے۔ اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں۔ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ اور یہ جگہ تیرے ذریعہ سے نجات پانے کی ہے۔ پس تو ہمارے گوشت پوست کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے۔ اے میرے خدا مجھے ایمان کی محبت نصیب کر اور ہمارے قلوب کو اس نور سے منور کر دے اور عصیان اور گناہوں سے ہمیں نفرت دلا دے۔ اور ہمیں ہدایت یافتہ میں شامل فرما۔ اے میرے خدا قیامت کے روز اپنے عذاب سے مجھے بچائیو۔ جس روز کہ تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائیگا۔ اے میرے خدا تو مجھے بغیر حساب کے جنت میں داخل فرما۔

حاجی رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے پھر یہ دعا پڑھے۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ ... الخ جو پہلے آچکی ہے۔ اسی طرح استلام کرے۔ اور بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھے حاجی

"میرا یہ سفر صرف میرے لئے نہ ہو بلکہ اسلام کیلئے ہو خدا کے دین کے لئے ہو" (حضرت امیر المومنین)

"اے خدا تو مجھ سے یہ کس طرح امید کر سکتا ہے کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دئیے ہیں۔ جن کے دشمن چپے چپے پر دنیا میں موجود ہیں اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت شیطانی نیزے اٹھ رہے ہیں۔ جب میرے بعد ان نیزوں کو اپنی چھاتی پر کھانے والا کوئی نہیں رہے گا۔ تو ذہی بتا کہ میں کس طرح اس بات کو برداشت کروں۔"

"مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے جنہوں نے تیرے نام کو روشن کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں۔ دنیا نے کمائی سے انہیں محروم کر دیا تھا مگر وہ پھر بھی ہر آواز پر آگے بڑھے جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے میں نے اٹھائی تھی۔"

"ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا اور ہر عزیز ترین شئے سے زیادہ عزیز سمجھا۔"

"میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جاتا ہوں۔ خدا کرے میرا یہ سفر صرف میرے لئے نہ ہو بلکہ اسلام کے لئے ہو اور خدا کے دین کے لئے ہو۔ اور خدا کرے میری غیر حاضری میں تم غم نہ دیکھو۔ اور جب میں لوٹوں تو خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت میرے بھی ساتھ ہو اور تمہارے بھی ساتھ ہو۔ آمین یا رب العٰلمین۔"

"ہم سب خدا کی گود میں ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کھڑے ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔"

اے اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے والے مجاہدو! آپ کو معلوم ہے کہ لنڈن میں اشاعت اسلام کی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بیرونی ممالک کی تبلیغ اب وسیع سے وسیع تر ہوگی اور اس کے اخراجات بہت بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ کئی نئے مشن کھولنا ہوں گے۔ اس لئے آپ کو تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد بڑھا کر ادا کرنا ہے۔ اور جن احباب کرام کے ذمہ اکیس سالہ حساب سے کچھ بقایا ہے۔ وہ بھی اسی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے ہر اکیس سالہ حساب کے بقایا دار کو چاہیئے کہ وہ اگست ۵۵ء کے پہلے عشرہ میں اپنا بقایا صاف کر کے نام درج فہرست بھی کرا لے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مورخہ ۷ جولائی برادرم چودھری عبد الصمد خانصاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود چودھری عبد الحی خان مرحوم کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین

مبشر احمد کاٹھ گڑھی

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اور اس کیلئے مشورہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر یہ فرمایا تھا کہ:۔

"انصار اللہ بھی سالانہ جلسہ کیا کریں۔ لیکن ان کے جلسہ کا انتظام اور قسم کا ہوگا۔ خدام کے اجتماع میں تو کھیلوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ لیکن انصار کے اجتماع میں درس القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور زیادہ وقت تعلیم و تدریس پر صرف کیا جائے۔"

(ملخص از تقریر حضرت امیر المومنین مندرجہ اخبار الفضل ۹ فروری ۵۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں انشاء اللہ تعالیٰ انصار کا سالانہ اجتماع کیا جانا ہے اور کیا جایا کرے گا۔ اس ضمن میں اراکین عہدہ داران سے درخواست ہے کہ انصار کے سالانہ اجتماع کے متعلق مجھے مندرجہ ذیل امور کے بارے میں جلد مشورہ دیں۔ تا کوئی پروگرام اور اس کے متعلق مناسب حال انتظام کے متعلق غور کیا جاوے۔ اور انصار کی مشاورت کمیٹی کے لئے ایجنڈا تیار کیا جائے۔

امور مشورہ طلب یہ ہیں

(۱) انصار کا سالانہ اجتماع کس موقع پر کیا جائے۔ بوقت اجتماع خدام یا جلسہ سالانہ یا مشاورت کے ایام میں یا اور کسی وقت؟ لیکن ملازمین اور زمینداروں کی سہولت کو مدنظر رکھا جائے۔

(۲) اجتماع انصار کتنے دن ہو۔

(۳) درس قرآن۔ درس و تدریس کے متعلق موضوع یا مخصوص مضامین کے بارہ میں کوئی مفید مشورہ۔ نوٹ: زعماء صاحبان اعلائے انصار کی میٹنگ کر کے جلد مشورہ بھجوائیں۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت

نصرت گرل ہائی سکول ربوہ کیلئے ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۱۲۰-۸-۲۰۰ گرانی الاؤنس ۱۷/۸ روپے۔ پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ میں سے ایک کا حق۔ سابقہ تجربہ کی بناء پر ابتدائی سے زیادہ تنخواہ حسب لیاقت۔ مرکز سلسلہ میں قومی خدمت کی خواہشمند بہنوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ درخواست معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ۱۵ اگست ۵۵ء تک مطلوب۔

ٹریننگ کے لئے وظائف

امسال دو گریجوایٹ خواتین اور دو گریجوایٹ مردوں کو بی ٹی کلاس میں دوران ٹریننگ پچیس پچیس روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ سلسلہ کے تعلیمی اداروں میں کم از کم پانچ سال ملازمت کا وعدہ کریں۔ سپیشل سبجکٹ ریاضی یا سائنس یا جنرل نالج ہو۔ تنخواہ و الاؤنس قریباً گورنمنٹ کے برابر۔ پنشن کا حق یا پراویڈنٹ فنڈ حسب ارادت۔ درخواست معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میری بیوی ایک سال سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت سخت تکلیف ہے احباب جماعت صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک ۲۴۹ ج ب۔ لائلپور

(۲) میرا بھائی محمد شیر میعادی بخار سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد اقبال ٹانٹوپی ضلع مردان (سرحد)

(۳) خاکسار کے والد میاں کالا خانصاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور سول ہسپتال گوجرہ میں زیر علاج ہیں۔ اور بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں تمام بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ عبد العزیز خان راجوری متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

(۴) میرے ایک دوست ظفر اللہ خانصاحب عوارض ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ بشیر احمد پوسٹ بکس ۷۶۳ کراچی

(۵) خاکسار کچھ دنوں سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی دادی صاحبہ بیوہ مولوی عبد السلام صاحب کاٹھ گڑھی کو ایک لمبے عرصہ سے کھانسی کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد السمیع کاٹھ گڑھی

افغانستان میں شدید اقتصادی بحران پیدا ہو گیا

پشاور ۱۹ر جولائی۔ افغانستان کی اقتصادی صورت حال پاکستان کی ناکہ بندی سے سخت خراب ہو چکی ہے اور اگر آئندہ دو ماہ تک پاکستان اور افغانستان کے درمیان سمجھوتہ نہ ہوا تو کابل میں یقیناً بغاوت ہو جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ کابل کے حکمران خاندان اور اکثر وزراء نے اس خدشہ کے پیش نظر کابل سے بھاگ جانے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔

افغانستان کا اقتصادی بحران جس سے ظاہر شاہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے پاکستان میں افغانستان قونصل خانوں کے بند ہو جانے سے شدید تر ہو گیا ہے۔

پاکستان میں افغان قونصل خانے بند ہو جانے سے افغانستان کے پھلوں کے تاجروں اور باغات کے مالکوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ پھلوں کی برآمد بند ہو جانے سے لاکھوں روپے کی مالیت کے پھل ضائع ہو گئے ہیں اور مستقبل قریب میں اس صورت حال کے درست ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اس صورت حال سے افغان قوم کو تقریباً پانچ کروڑ افغانی روپے کا نقصان پہنچا ہے جو افغان حکومت برآمدی محصول کی شکل میں وصول کرتی ہے۔ انہی ذریعوں نے بتایا ہے کہ اس موسم کی خوبانی اور ناشپاتی کی پوری فصل گل سڑ کر تباہ ہو رہی ہے۔ اگر پاکستان کے ساتھ افغانستان کے تعلقات جلد عام صورت میں بحال نہ ہوئے تو انگوروں کی فصل پکنے کے بعد افغانستان کو اور نقصان پہنچے گا۔ انگوروں کی برآمد سے نہ صرف پھلوں کے تاجر اور زمینداروں کو نقصان پہنچے گا۔ بلکہ کھیتوں میں کام کرنے والے اور پھل ڈھونے والے ہزارہا مزدور اور گاڑی بان بھی بیکار رہیں گے۔ یہ نقصان روس یا ایران کی رضاکاروں یا بھارت کے مہیا کئے ہوئے ہوائی جہازوں سے پورا نہیں ہو سکتا۔ پھلوں کے محصول سے افغان حکومت کی کل آمدنی کا ⅖ وصول ہوتا ہے۔

تینوں بڑی پارٹیوں میں آئین کے متعلق اتفاق رائے ہو گیا ہے (عطاء الرحمٰن)

ڈھاکہ ۲۰ر جولائی۔ مشرقی پاکستان کے ارکان دستور ساز لاہور سے بذریعہ طیارہ ڈھاکہ پہنچ گئے عوامی لیگ کے نائب صدر مسٹر عطاء الرحمٰن نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مجلس دستور ساز میں بڑی پارٹیوں کے بڑے ارکان میں آئین سے متعلق اہم مسائل پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

مسٹر عطاء الرحمٰن نے کہا کہ میری پارٹی کے لیڈر ایک یونٹ صوبائی خود مختاری مشرقی اور مغربی پاکستان کی مساوی نمائندگی۔ سرکاری زبانوں۔ اور مخلوط انتخابات کے بارے میں متفق ہو گئے ہیں۔

سوئی سے ملتان تک پائپ بچھانے کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا

ملتان ۱۹ر جولائی۔ ملتان کو سوئی گیس فراہم کرنے کے لئے ایک سو دس میل لمبی پائپ لائن بچھانے کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔

پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے منصوبے کے مطابق سوئی گیس سوئی کے مقام سے لے کر ملتان تک اور پھر ڈیرہ غازی خان کے راستے لاہور تک پہنچائی جائے گی۔

اس منصوبے کی تکمیل پر ابتدائی طور پر پچاس لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔ سوئی سے جو گیس ملتان تک پہنچائی جائے گی اس سے بجلی عنقریب پیدا کرنے کے لئے ملتان یا مظفر گڑھ میں ایک بجلی گھر قائم کیا جائے گا۔

سوئی گیس سے جو بجلی پیدا کی جائے گی وہ صنعتی اور گھریلو استعمال کے لئے بھی مہیا ہو سکے گی۔

توقع ہے کہ یہ بجلی مقابلتاً سستے نرخوں پر مہیا کی جائے گی۔ اس طرح کارخانوں میں تیار ہونے والے سامان کی لاگت کم ہو جائے گی۔

کشمیریوں کا مستقبل پاکستان سے وابستہ ہے

مظفر آباد ۲۰ر جولائی۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد نے پونچھ کے علاقہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری اپنا مستقبل پاکستان سے وابستہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ ہم عہد کر چکے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرا کے دم لیں گے۔

فیڈرل کورٹ میں اپیل کے لئے درخواست

لاہور ۲۰ر جولائی۔ سابق میجر جنرل اکبر خاں اور راولپنڈی کے سازش کیس کے دوسرے قیدیوں کی طرف سے حبس بیجا کی درخواست پر ہائی کورٹ میں فیصلہ کے خلاف حکومت پاکستان نے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ قانونی طور پر غلط ہے۔ اور اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۱۲ کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اس لئے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دی جائے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے ریٹائرمنٹ اور پنشن کے قواعد میں ترمیم

لاہور ۱۹ر جولائی۔ پاکستان پے کمشن کی سفارشات پر حکومت پنجاب نے پنشن کے قواعد اور ریٹائرمنٹ کے مفادات کے بارے میں نظر ثانی کی ہے۔ وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے کنبہ کو جو گریجوایٹی دی جاتی ہے۔ اس کے لئے ان قواعد میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ ترمیم شدہ قواعد کے مطابق ہر ایک سرکاری ملازم کو جو پنشن پانے والی آسامی پر فائز ہو گا۔ یہ اجازت دی جائے گی۔ کہ یا وہ اپنے پنشن کے موجودہ حقوق بحال رکھے۔ یا موجودہ قواعد کے تحت واجب الوصول پنشن کے ایک چوتھائی حصے سے دستبردار ہو کر حسب ذیل مفادات حاصل کرے۔ کسی ایسے افسر کی صورت میں جس نے پانچ سال یا اس سے زائد لیکن دس سال سے کم عرصہ تک مطلوبہ ملازمت مکمل کی ہو۔ اسے دس ماہ کی تنخواہ کے مساوی گریجوایٹی (جس کی زیادہ سے زیادہ رقم دس ہزار روپیہ ہو گی) سروس سے سبکدوش ہونے پر دی جائے گی۔ یا گریجوایٹی کی یہ رقم یا اس کے دوران ملازمت میں وفات پا جانے پر اس کے کنبہ کو دی جائیگی۔ کسی ایسے افسر کی ریٹائرمنٹ یا وفات پر جس نے دس سال یا اس سے زائد عرصہ کی مطلوبہ ملازمت کی ہو۔ اس کو جو گریجوایٹی دی جائے گی اس کا تعین اسکی پنشن کے دستبردار شدہ حصہ کے روپیہ پر حسب ذیل شرح سے کیا جائے گا۔

(الف) اگر مطلوبہ ملازمت دس سال یا دس سال سے زائد مگر پندرہ سال سے کم ہو۔ تو ایسی صورت میں ۱۳۰ روپیہ (ب) اگر ملازمت ۱۵ سال یا اس سے زائد مگر ۲۵ سال سے کم ہو۔ تو ۱۱۰ روپے۔ اور اگر ملازمت ۲۵ سال یا اس سے زائد ہو۔ تو ۱۰۰ روپے۔

متعلقہ افسر کے ریٹائر ہونے سے پہلے اس کی موت واقع ہو جانے پر پانچ سال تک اس کے کنبہ کو تخمینہ شدہ پنشن کا پچاس فی صدی اسی شکل میں دیا جائے گا۔ جیسے کہ یہ افسر تاریخ وفات سے بوجہ معذوری پنشن پر ریٹائر ہوا ہو۔ اور ریٹائر ہونے کے بعد مگر ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر موت واقع ہونے پر ایسے افسر کے کنبہ کو پانچ سال کے اس حصہ کے لئے جو ابھی گذرا نہ ہو۔ تخفیف شدہ پنشن کا پچاس فی صد حصہ دیا جائے گا۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان ادنیٰ سرکاری ملازمین کے معاملہ میں بھی ایسا ہی کیا جائے جو یکم اپریل ۱۹۵۵ء کو یا اس کے بعد ملازمت سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ اب سے ادنیٰ سرکاری ملازمین قواعد کے مطابق پنشن کے ان فوائد کے اہل متصور ہوں گے۔ جو دیگر سرکاری ملازمین کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس سے ادنیٰ سرکاری ملازمین مطلوبہ ۳ ملازمت کے ایک سال کی تکمیل پر نصف ماہ کی تنخواہ کے برابر معاوضہ گریجوایٹی۔ گریجوایٹی بوجہ معذوری یا پیرانہ سالی کی گریجوایٹی کے اسی وقت حقدار ہوتے تھے۔ اگر ڈسچارج یا ریٹائر ہونے پر ان کی مطلوبہ ملازمت بیس سال سے کم معیار کی ہوتی۔

اور اگر ڈسچارج یا ریٹائر ہونے پر مذکورہ اہلکاروں کی مطلوبہ ملازمت بیس سال سے کم میعاد کی نہ ہوتی۔ تو انہیں مزید پنشن دی جاتی تھی۔ اب نظر ثانی شدہ احکام کے تحت ملازمت کے ہر مکمل سال کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کے مساوی رقم کی گریجوایٹیاں دس سال سے کم مدت کی ملازمت والے ملازمین کو دی جائیں گی۔ اور دس سال یا اس سے زائد عرصہ کی ملازمت والے اشخاص ریٹائرمنٹ کے دیگر مفادات کے علاوہ جو اعلیٰ سرکاری ملازمین کو حاصل ہیں۔ پنشن کے بھی مستحق ہوں گے۔

چڑیا گھر لاہور میں توسیع

لاہور ۱۹ر جولائی۔ لاہور کے چڑیا گھر کی مشاورتی کمیٹی چھ جانور اور پرندے ملک کے اندر سے اور ممالک غیر سے خریدنے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں اپنے وطن کے اندر جو جانور اور پرندے ہیں۔ ان کے حصول سے متعلق عام لوگ جو بھی امداد کریں۔ اسے شکریے کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

خراب گندم کے نرخوں میں کمی

لاہور ۱۹ر جولائی۔ حکومت پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق خراب گندم کے نرخوں میں کمی کر دی ہے۔ گندم کے بیوپاریوں کے ایک وفد نے ڈائرکٹر خریداری اناج میاں عبدالرشید سے اس سلسلہ میں ایک ملاقات کی۔ جب وفد کو حکومت کے اس فیصلہ سے آگاہ کیا گیا۔ تو اس کی پوری تسلی ہو گئی۔

کراچی ۱۹ر جولائی۔ حکومت سندھ ٹھٹھہ کی جامع مسجد کو پہلی حالت میں لانے کے لئے اس کی از سر نو تعمیر کر رہی ہے۔ یہ مسجد ۱۶۴۴ء میں مغل شہنشاہ شاہجہان نے تعمیر کی تھی۔

پاکستان اور ہندوستان میں تجارتی معاہدہ کا اعلان

سرحدوں پر چھوٹے پیمانے پر خرید و فروخت کی خاص سہولتیں دی جائینگی

کراچی ۲۰ رجولائی۔ کل یہاں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ سمجھوتے کے مطابق دونوں ملکوں کے مابین کوئلہ اور روئی کی تجارت پھر شروع کی جائے گی۔ مشرقی بنگال اور آسام۔ تری پورہ اور مغربی بنگال کے بعض سرحدی اضلاع کے رہنے والے لوگوں کو چھوٹے پیمانے پر تجارت کی خاص سہولتیں دی جائیں گی۔ تجارتی معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے مرکزی وزارتِ تجارت کے سیکرٹری مسٹر کرامت اللہ اور ہندوستان کی طرف سے وزارتِ تجارت وصنعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایل کے جھا نے دستخط کئے۔ معاہدہ پر دستخطوں کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں معاہدہ کی تفاصیل کا انکشاف کیا گیا۔ معاہدہ کے مطابق دونوں ملکوں میں روئی کوئلہ اور پٹ سن کی تجارت پھر شروع کی جائیگی۔ مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ معاہدہ میں جن اشیاء کا ذکر نہیں۔ وہ دونوں ملکوں کی درآمدی پالیسیوں کے تحت جاری کردہ لائسنسوں کے مطابق منظور ہوں گی۔

تجارتی معاہدہ کی بات چیت دونوں ملکوں کے تجارتی وفود میں ۱۴ رجولائی سے شروع کی گئی تھی۔ معاہدہ پر پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کی منظوری کے بعد عملدرآمد ہوگا۔

"چار بڑوں" کی کانفرنس کا ایجنڈا تیار کر لیا گیا

جنیوا ۲۰ رجولائی۔ کل یہاں چار بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں "چار بڑوں" کی کانفرنس کے لئے ایک چار نکاتی ایجنڈا مرتب کیا گیا۔ مجوزہ ایجنڈے میں (۱) جرمنی کا اتحاد (۲) یورپ (۳) تخفیف اسلحہ اور (۴) مشرق و مغرب کے درمیان بہتر تعلقات سے متعلقہ مسائل شامل ہیں۔ چاروں وزرائے خارجہ کے اجلاس کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے جوں جوں کانفرنس آگے بڑھے گی۔ ان معاملات کو چار بڑی حکومتوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔ وزرائے خارجہ کے اجلاس کا مقصد سربراہوں کی کانفرنس کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔ خیال ہے۔ چاروں وزرائے خارجہ کے اور اجلاس بھی ہوں گے۔ ایک امریکی ترجمان نے رائے ظاہر کی ہے۔ کہ سربراہوں کی کانفرنس میں متذکرہ مسائل ایجنڈے کی ترتیب کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ ترجمان نے کانفرنس کی "رفتارِ ترقی" پر رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ کانفرنس کی ابتداء بڑی اچھی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں پیش از وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کانفرنس میں

صوبہ سرحد کی نئی وزارت نے حلف اٹھا لیا

پشاور ۲۰ رجولائی۔ صوبہ سرحد کی نئی کابینہ نے کل صبح یہاں حلف اٹھا لیا۔ حلف گورنر سرحد خان قربان علی خاں نے لیا۔ نئی کابینہ میں رشید وزارت کے تین ارکان بھی شامل ہیں۔ نئی وزارت میں تعلیم کا محکمہ ارباب نور محمد خاں کو دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سردار بہادر خاں کے پاس سابق وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید کے تمام محکموں کا چارج ہوگا۔

نئی کابینہ وزیر اعلیٰ سردار بہادر خاں مسٹر ایم آر کیانی۔ خان محمد فرید خاں۔ سالار محمد ایوب اور ارباب نور محمد خاں پر مشتمل ہے۔ مسٹر کیانی۔ سالار محمد ایوب خاں اور خان محمد فرید خاں کے پاس حسب سابق صحت مال اور بحالیات کے محکمے ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ سرحد سردار بہادر خاں آج شام صوبہ کے عوام کے نام ایک پیغام نشر کر رہے ہیں۔ حلف لینے کی رسم گورنر سرحد خان قربان علی خاں نے ادا کی۔ یہ تقریب کوئی پندرہ منٹ تک جاری رہی

کیسا بلانکا میں دو سو اشخاص ہلاک

کیسا بلانکا ۲۰ رجولائی۔ سرکاری ذرائع نے ان اطلاعات کی توثیق کی ہے کہ یہاں پانچ روزہ فسادات میں دو سو اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے ہیں۔ انہی ذرائع کے مطابق اب حالات معمول پر آ رہے ہیں۔ لیکن شہر کے بعض حصوں میں کشیدگی بدستور موجود ہے۔ کل شہر کے کسی حصہ سے کسی ناخوشگوار حادثہ کی اطلاع نہیں ملی۔

بلوچستان میں گورنر کے نئے ایجنٹ

کوئٹہ ۲۰ رجولائی۔ گورنر جنرل پاکستان نے چیف کمشنر آر اے کے ہو رائٹ کو سردار بہادر خاں کی جگہ بلوچستان میں گورنر جنرل کا قائم مقام ایجنٹ مقرر کیا ہے۔ آپ تقسیم ہند سے پیشتر لائل پور میں ڈپٹی کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔

۵ مشرق وسطیٰ کے مسائل پر بات چیت نہیں ہوگی۔ کیونکہ امریکی رہنما اس کے خلاف ہیں۔

وزرائے اعظم کی آئندہ ملاقات کیلئے کوئی تاریخ مقرر یا تجویز نہیں کی گئی

نئی دہلی ۲۰ رجولائی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں خان عبد الغفار خاں پر سے پابندیاں ہٹانے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ وہ اپنے صوبے میں واپس چلے گئے ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کب نئی دہلی آئیں گے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی ایک اور ملاقات کے لئے کوئی تاریخ مقرر یا تجویز نہیں کی گئی تھی۔

گوا کے بارے میں ایک برطانوی نمائندے کے سوال پر پنڈت نہرو آپے سے باہر ہو گئے۔ اور با آواز بلند پندرھویں صدی میں پرتگال اور انگلستان کے مابین طے پانے والے ایک معاہدے کے حوالے کو "مضحکہ خیز بے ہودگی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس معاہدے کا جدید دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پنڈت نہرو نے لنڈن کے بعض اخبارات کو خاص طور پر ہدفِ ملامت بنایا جو گوا کے بارے میں بھارت کی پالیسی پر اکثر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ ایسی کوئی بے ہودگی برداشت نہیں کریں گے۔ نیز یہ کہ پرتگالی مقبوضات کے بارے میں بھارت اپنی امن پسندانہ پالیسی پر قائم رہے گا۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۲۰ جولائی۔ کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ۱۶ جولائی ۱۹۵۵ء کو ختم ہونے والے ہفتے میں ۱۲۶۲ سے زیادہ بھارتی مسلمان اس راستے مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔ جولائی ۱۹۵۰ء سے اب تک ۳ لاکھ ۱۵۰۷۵ بھارتی مسلمان مہاجر جو کہ اس راستے سے پاکستان آ چکے ہیں